ہفتہ وار رسالہ: 465

WEEKLY BOOKLET: 465

امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب "گفتگو کے آداب" سے پانچویں قسط

زبان کی حفاظت کی اہمیت

صفحات: 16

سخت گرمی کا روزہ برداشت مگر.....	03
روزی میں تنگی کا ایک سبب	04
جہالت کی 6 نشانیاں	11
5 بہترین نصیحتیں	14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

زبان کی حفاظت کی اہمیت (1)

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "زبان کی حفاظت کی اہمیت" پڑھ یا سُن لے اُسے زبان سے ہونے والے اور دیگر تمام گناہوں سے بچا، اپنا پسندیدہ بندہ بنا اور اس کو ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، مکّی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے شوق و مَحبّت کی وجہ سے دن اور رات میں مجھ پر تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک سے زبان کی تیزی کی شکایت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے دیکھا کہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ اپنی زَبان مُبارک کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچ رہے ہیں، پوچھا کہ اے نائبِ رسول! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ یہ مجھے ہلاکت (یعنی تباہی) کی جگہوں پر لے گئی ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: "جسم میں کوئی ایسا عُضو نہیں کہ اللہ پاک سے زبان کی تیزی کی شکایت نہ کرتا ہو۔"
(احیاء العلوم (اردو)، 3/335، احیاء العلوم، 3/135)

1 ...یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب "گفتگو کے آداب" صفحہ 67 تا 80 سے لیا گیا ہے۔

ہمیں زبان سے باہر مت نکال

دیکھا آپ نے! مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ جیسے بخشے بخشائے صحابی زَبان کی آفتوں سے بہت ڈرتے تھے، یقیناً اس میں ہم لوگوں کے لیے کافی نصیحت ہے، کیونکہ ہم تو جی میں جو آیا وہ زَبان سے بول پڑتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو بولنے والے شخص سے کہتی ہیں: ”ہمیں زبان سے باہر نہ نکال۔“ (منہاج العابدین (اردو)، ص 145، منہاج العابدین، ص 66)

زبان کو قید ہی میں رہنا چاہیے

عَرَبی مَقُولہ (یعنی کہاوت) ہے: مَاشَیْءٌ اَحَقَّ بِطُوْلِ السِّجْنِ مِنَ اللِّسَانِ کوئی بھی شے زبان سے بڑھ کر قید میں رہنے کی حق دار نہیں۔

(منہاج العابدین (اردو)، ص 210، منہاج العابدین، ص 96)

زَبان کی حفاظت سے عِبادت پر اِستِقامت ملتی ہے

سات عابِدوں (یعنی عبادت گزاروں) میں سے ایک عابِد (یعنی عبادت گزار) نے (اللہ پاک کے پیارے نبی) حضرت یُونُس (علیہ السّلام) کی خدمت میں عرض کی: جو لوگ پوری کوشش سے عبادت میں مشغول رہتے ہیں اُن کو عبادت پر جو اِستِقامَت (یعنی ٹھہراؤ) نصیب ہوتی ہے وہ زَبان کی پوری طرح حفاظت کرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر اُس عابد (یعنی عبادت گزار) نے عرض کی: آپ کے نزدیک کوئی بھی چیز زبان کی حفاظت سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہونی چاہیے کیونکہ دل کو ہر قسم کے وَسْوَسوں سے پاک رکھنے کا ذریعہ یہی ہے۔

(منہاج العابدین (اردو)، ص 210، منہاج العابدین، ص 96 تا 97)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فضول بات پر خود کو سزا (واقعہ)

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن ضَیغَم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے والدِ ماجد نے بتایا کہ حضرت قَیسی رحمۃُ اللہِ علیہ ہمارے یہاں عصر کے بعد تشریف لائے اور میرے والد صاحب کے بارے میں پوچھا: ہم نے کہا: ''وہ سو رہے ہیں۔'' آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ''کیا وہ عصر کے بعد سو رہے ہیں؟ اس وقت؟ کیا یہ وقت سونے کا ہے؟'' پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک شخص کو ان کے پیچھے بھیجا کہ ان سے کہے کہ آپ چلئے! میں ان کو آپ کے لئے جگادوں گا۔ وہ شخص مغرب کے بعد واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تم نے انہیں پیغام دے دیا تھا؟ کہا: وہ اپنے آپ میں اتنے مصروف تھے کہ میری بات پر توجّہ نہ دی، میں نے انہیں دیکھا، وہ قبرستان میں داخل ہو رہے تھے اور اپنے آپ کو مَلامت کرتے (یعنی ڈانٹتے) ہوئے کہہ رہے تھے: ''بندہ جب چاہے سوئے، تو نے یہ کیوں کہا کہ یہ کون سا سونے کا وقت ہے! تجھے فضول سوال نہیں کرنا چاہیے تھا، اب میں اللہ پاک سے عہد کرتا ہوں اور اسے کبھی نہیں توڑوں گا کہ میں تجھے پورا ایک سال سونے نہیں دوں گا۔'' جب میں نے یہ بات سُنی تو انہیں چھوڑ کر واپس آگیا۔ (اللہ والوں کی باتیں، 6/ 269 تا270)

سُبْحٰنَ اللہ! ایک طرف ہمارے بُزُرگانِ دین کا عمل ہے اور افسوس! دوسری طرف ہماری بِگڑی ہوئی حالت کہ بے جا اعتراضات، فُضول تَنْقِیدات اور غیر ضروری سُوالات سے فُرصَت نہیں پاتے۔ کاش! ہماری زبانوں پر لگام لگنے کی کوئی صورت بن جائے۔

سخت گرمی کا روزہ برداشت مگر.....

حضرتِ یونس بن عُبید رحمۃُ اللہِ علیہ (بطورِ عاجزی) فرماتے ہیں: میرا نفس (عراق کے شہر) بَصرے کی شدید گرمی میں روزہ رکھنے کی تکلیف (تو) برداشت کر سکتا ہے مگر فضول باتوں میں

سے ایک لفظ (بھی) چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(منہاج العابدین(اردو)، ص 141، منہاج العابدین، ص 64)

زبان حفاظت کی زیادہ حق دار ہے

اے عاشقانِ رسول! یقیناً شرم گاہ کی گناہوں سے حفاظت نہ کرنا بھی سخت گناہ و حرام و جہنّم میں لے جانے والا کام ہے اور واقعی اچھا بولنے میں اچھائی اور بُرا بولنے میں برائی ہے۔ زَبان مَحشَر میں شاید بڑوں بڑوں کو پھنسا کر رکھ دے گی۔ اس کی حفاظت کی بہت ضرورت ہے۔ تابِعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازِم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مومن کو چاہیے کہ اپنی شرم گاہ سے زیادہ زَبان کی حِفاظَت کرے۔

(اللہ والوں کی باتیں، 3/331، حلیۃ الاولیاء، 3/267، قول نمبر: 3909)

روزی میں تنگی کا ایک سبب

حضرتِ مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تم اپنے دل میں سختی، جسم میں کمزوری اور رِزق میں تنگی دیکھو تو جان لو کہ تم نے ضرور کوئی فضول بات منہ سے نکالی ہے۔

(منہاج العابدین، ص 65، منہاج العابدین(اردو)، ص 142)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک تمام باتیں سُنتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ نہایت کم گفتگو کرتے اور اپنے دوستوں کو فرماتے: ”تم غور کرو کہ اپنے اَعمال ناموں میں کیا لکھوا رہے ہو کیونکہ وہ تمہارے ربِّ کریم کے سامنے پیش ہوں گے۔ تو جو شخص بُری گفتگو کرتا ہے اُس پر افسوس ہے، اگر اپنے دوست کو کچھ لکھواتے ہوئے کبھی اُس میں بُرے الفاظ لکھواؤ تو یہ اُس کے ساتھ تمہاری بے حَیائی تصوّر

ہو گی پھر اللہ پاک کے ساتھ تمہارا کیا معاملہ ہے ؟‘‘(تنبیہ المغترین، ص190)

اگر فضول باتیں کرنے پر رقم دینی پڑتی تو؟

حضرتِ مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ’’تمہارے اعمال لکھنے والے فرشتے اگر روزانہ تم سے ان صحیفوں (یعنی کتابوں) کی قیمت طلب کریں جن میں وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں تو (پیسے بچانے کی خاطر) تم اپنی بہت سی فضول باتیں چھوڑ دو لیکن یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ (تمہاری فضول گفتگو سے بھرپور) ان صحیفوں (BOOKS) کو تمہارے ربِّ پاک کی بارگاہِ عالی میں پیش ہونا ہے تو تم اپنے آپ کو (فضول باتوں سے) کیوں نہیں روکتے ؟‘‘

(ابنِ عساکر، 56/418)

ہر بات فرشتے لکھتے ہیں

پُروَقار شخصیات جب سامنے ہوتی ہیں یا کبھی ’’اَربابِ کُرسی‘‘ یعنی حُکّامِ دُنیادار کے سامنے جانا پڑ جاتا ہے تو زَبان خوب سنبھل جاتی ہے مگر یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ عزّت والے فرشتے ہر بات لکھ رہے ہیں پھر بھی نہ جانے بے شرمی اور بے حَیائی کی باتیں لوگوں کو کیوں کر سُوجھتی ہیں! زَبان پر گالی وغیرہ کیسے آجاتی ہے! حضرتِ اِمام حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ اِنسان پر تعجّب ہے کہ کِراماً کاتِبین (یعنی عزّت والے، لکھنے والے فرشتے) اِس کے پاس ہیں اور اِس کی زَبان اُن کا قلم اور اِس کا تھوک اُن کی سیاہی ہے، پھر بھی وہ بیہودہ کلام (یعنی فضول اور گندی باتیں) کرتا ہے۔(تنبیہ المغترین، ص190)

الٰہی! بُری گفتگو سے بچانا
مِری یاوَہ گوئی کی عادت مِٹانا

یاوَہ گوئی کے معنٰی: فضول باتیں کرنا۔

فضول گفتگو کے متعلّق ایک واقعہ

حضرتِ ابو عُبَیْد رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ محمد بن سُوْقَہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ سناؤں جس نے مجھے فائدہ پہنچایا اور ہو سکتا ہے وہ تمہیں بھی فائدہ پہنچائے؟ ایک مرتبہ حضرتِ عطاء بن ابو رَباح رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگ فضول گفتگو ناپسند کرتے تھے، وہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے، نیکی کا حکم دینے، بُرائی سے منع کرنے اور ضروری بات چیت کے علاوہ تمام قسم کی گفتگو کو "فضول باتوں" میں شمار کرتے تھے۔ کیا تم ان فرامینِ الٰہی کا انکار کرتے ہو؟ (جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:) ﴿وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۙ﴿۱۱﴾﴾ (پ30، الانفطار:10، 11)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں معزز لکھنے والے۔

(ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:)

عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾
(پ26، قٓ:17، 18)

ترجَمۂ کنزالعرفان: ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے۔

کیا تم میں سے کسی کو شرم نہیں آئے گی کہ اگر اس کے دن بھر کا نامۂ اعمال اُس کے سامنے کھول دیا جائے تو اکثر اُس میں وہ چیزیں دیکھے جس کا تعلّق نہ دین سے ہو نہ دنیا سے۔

(اللہ والوں کی باتیں، 3/440)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

سات مدنی پھولوں کا فاروقی گلدستہ

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ﴿1﴾ فضول بولنے سے بچنے والے کو حکمت و دانائی عطا کی جاتی ہے ﴿2﴾ فضول نگاہی یعنی بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے یا خواہ مخواہ مختلف چیزوں یا طرح طرح کے مناظر دیکھنے سے بچنے والے کو خُشوعِ قَلْب (یعنی رِقَّت و سوز) دیا جاتا ہے ﴿3﴾ فضول طعام (یعنی بے ضرورت کھانا یا صرف لذّت کے لئے طرح طرح کی چیزیں کھانا) چھوڑنے والے کو عبادت میں لذّت دی جاتی ہے ﴿4﴾ فضول ہنسنے سے بچنے والے کو رُعب و دبدبہ عنایت ہوتا ہے ﴿5﴾ مذاق مسخری سے بچنے والے کو نورِ ایمان نصیب ہوتا ہے ﴿6﴾ دُنیا کی مَحَبَّت سے بچنے والے کو آخرت کی محبت دی جاتی ہے ﴿7﴾ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے سے بچنے والے کو اپنے عیبوں کی اصلاح کی توفیق ملتی ہے۔ (المنبّہات، ص 89 تا 90 ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

فضول باتوں کا حساب لمبا ہوگا

بیان کیا گیا ہے: اِیَّاكَ وَالْفُضُوْلَ فَاِنَّ حِسَابَہٗ یَطُوْلُ یعنی فضول گفتگو سے بچ! کیونکہ اِس کا حساب لمبا ہوگا۔ (منہاج العابدین، ص 67، منہاج العابدین (اردو)، ص 147)

نہ بول نہ مصیبت میں پڑ

ایک اور بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اِحْفَظْ لِسَانَكَ لَاتَقُوْلُ فَتُبْتَلٰی ‏ ‏ اِنَّ الْبَلَاءَ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

ترجمہ: اپنی زَبان کی حفاظت کر، نہ بول نہ مصیبت میں پڑ، بیشک مصیبتیں گفتگو کے ساتھ جُڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ (منہاج العابدین، ص 66)

بولنے والے کی عقل کا اندازہ ہو جاتا ہے

حضرتِ عَبدُاللہ اِبنِ مبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

﴿1﴾ اَلَا اِحْفَظْ لِسَانَكَ اِنَّ اللِّسَانَ سَرِيْعٌ اِلَى الْمَرْءِ فِيْ قَتْلِهِ

﴿2﴾ وَ اِنَّ اللِّسَانَ دَلِيْلُ الْفُؤَادِ يَدُلُّ الرِّجَالَ عَلٰى عَقْلِهِ

﴿1﴾ اپنی زبان کی حفاظت کر کیونکہ یہ معمولی سا عُضْو (PART) بہت جلد انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

﴿2﴾ بے شک زبان انسان کے دل پر دلیل ہے جو گفتگو کرنے والوں کی عقل کا اندازہ بتاتی ہے۔ (منہاج العابدین ص66، منہاج العابدین (اردو)، ص144)

بازاری گفتگو کرنے والے کو نصیحت

شیخ اَفْضَلُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک شخص کو بازاری گفتگو کرتے سنا تو ارشاد فرمایا: اے بھائی! اللہ پاک نے بندے کے کان و زَبان بنائے تاکہ اچھا سُنے اور اچھا بولے، قرآنِ کریم، حدیثِ پاک، اَذان اور امام سے تکبیرِ تحریمہ اور جو تجھے نصیحت کرے اُس کی نصیحت سُنے، اور زبان و کان کو ہنسی مذاق، غیبت، بُہتان، جھوٹ، چُغلی اور بے کار باتیں کرنے سننے کے لیے پیدا نہیں فرمایا۔ اے بھائی! اپنے کان و زبان کو بے مَقْصَد استعمال کرنے سے پرہیز کر، یہ سَراسَر نقصان ہے اور اگر زبان کی تیزی کی بنا پر کوئی (گناہ بھری) بات نکل جائے تو فوراً توبہ واِستغفار کرو۔ (المنن الکبریٰ، ص547)

دعوتِ اسلامی نے نمازی بنادیا

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں کیلئے بھی مُفِید ہے۔ چنانچہ ڈَسکہ (پنجاب) کی ایک اسلامی بہن کئی عام لڑکیوں کی طرح ناجائز فیشن

کیا کرتیں اور نمازوں سے بھی دور رہا کرتی تھیں۔ پھر ان کا اپنے ماموں کے زیرِ انتظام دینی مدرسے میں پڑھنے کے لئے جانا ہوا، جہاں ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ کچھ اسلامی بہنیں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دینے کے لئے آئیں جس کے نتیجے میں یہ بھی اپنی سَہیلی کے اِصرار پر اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں شریک ہوگئیں۔ وہاں پر سنّتوں بھرا بیان سنا، اجتماعی رِقّت انگیز دُعا نے اُن پر اَثر کیا اور انہوں نے گناہوں سے توبہ کرلی۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد ایک دن وہ آیا کہ انہوں نے ”اسلامی بہنوں کا 12 دن کا مدنی کام کورس“ (جسے اب دینی کام کورس کہتے ہیں) بھی کیا۔ انہیں دعوتِ اسلامی کی ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ فرض نمازیں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نفل نمازیں بھی ادا کرنے لگیں۔ ان کا جذبہ ہے کہ اپنے گاؤں میں خوب دینی کام کروں گی اور جب تک سانسیں باقی ہیں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ سے وابستہ رہیں گی۔

پِلا کر مَئے عشق دے گا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفٰے مَدنی ماحول
اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سُنو ہے بہت کام کا مَدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص648)

زبان گویا حملے کیلئے تیار شیر

حضرتِ سَیِّدُنا اِبنِ اَبی مُطیع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

﴿1﴾ لِسَانُ الْمَرْءِ لَیْثٌ فِیْ کَمِیْنٍ اِذَا خَلّٰی اِلَیْهِ لَهٗ اِغَارَۃٌ

﴿2﴾ فَصُنْهُ عَنِ الْخَنَا بِلِجَامِ صَمْتٍ یَکُنْ لَکَ مِنْ بَلِیَّاتٍ سِتَارَۃٌ

﴿1﴾ زَبان (تباہ کرنے میں) حملے کیلئے تیار چُھپے ہوئے شیر کی طرح ہے جو موقع ملتے ہی تباہی مچا دیتی ہے ﴿2﴾ اس لیے اسے (یعنی زَبان کو) خاموشی کی لگام دے کر فضولیات سے روک

www.dawateislami.net

کررکھ، اس طرح تُو بہت سی آفتوں سے بچ جائے گا۔

(منہاج العابدین، ص66، منہاج العابدین (اردو)، ص145)

پھاڑ کھانے والا درندہ

ایک قُریشی بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کسی عالم صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ خاموش کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا: میں نے اپنی زَبان کو پھاڑ کھانے والا درندہ پایا ہے، مجھے ڈر ہے کہ اگر میں اسے کُھلا چھوڑ دوں گا تو یہ مجھے کاٹ کھائے گا۔ (ایک چپ سو سکھ (خاموشی کے فضائل)، ص21)

مال کی حفاظت آسان ہے مگر زبان....

دولت کو اِنسان تجوری میں بند کرکے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ زِیادہ خزانہ ہو تو مُسَلَّح پہرہ دار بٹھا کر بھی حفاظت کی جاسکتی ہے لیکن کمال تو یہ ہے کہ کوئی اپنی زَبان کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ چنانچِہ حضرتِ محمد بن واسِع رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرتِ مالِک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا: ”انسان کیلئے زَبان کی حفاظت مال کی حفاظت سے زیادہ مشکل ہے۔“

(اتحاف السادۃ، 9/144)

اپنے مال کی حفاظت کے معاملے (مُ۔عَا۔مَلے) میں عموماً ہر ایک ہوشیار ہوتا ہے، حالانکہ مال ضائع ہو بھی گیا تو صِرف دنیا کا نقصان ہے۔ مگر صد کروڑ افسوس! اب زَبان کی حفاظت کی سوچ نہایت کم رہ گئی ہے، یقیناً زَبان کی حفاظت نہ کرنے کے سبب دنیا کے نقصان کے ساتھ ساتھ آخرت کی بربادی کا بھی پورا پورا امکان (POSSIBILITY) ہے۔

بَک بَک کی یہ عادت نہ سرِ حَشْر پھنسا دے　　اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص93)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عاشقوں کی 6 نشانیاں

کہتے ہیں:

عاشِقاں را شَش نِشاں سَت اے پِسر! آہِ سَرد و رنگ زَرد و چشمِ تر

گر تُرا پُرسَند سہ دیگر کُدام؟ کم خُورَد، کم گُفتَن و خُفتَن حرام

ترجمہ: ”عاشق“ کی یہ چھ نشانیاں ہیں: ﴿1﴾ سرد آہیں ﴿2﴾ چہرے کا رنگ پیلا ہونا ﴿3﴾ آنکھیں اَشکبار ﴿4﴾ کم کھانا ﴿5﴾ کم بولنا اور ﴿6﴾ کم سونا۔

جہالت کی 6 نشانیاں

بات بات پر غصّے ہو جانا، بک بک کرتے رہنا، فضول خرچی کرنا، سب کو راز کی باتیں بتاتے پھرنا، ہر کسی پر اعتماد کر بیٹھنا، بُری صُحبت سے نہ بچنا اور اچھی صحبت اِختیار نہ کرنا، یہ سب جہالت کی نشانیاں ہیں۔ ایک عقلمند شخص کا کہنا ہے کہ چھ باتیں ایسی ہیں جن سے جاہل پہچانا جاتا ہے: ﴿1﴾ غُصّے کے وقت۔ یعنی ہر خلافِ مِزاج بات پر غصّے میں آجانا خواہ وہ کسی انسان کی طرف سے پیش آئے یا کسی جانور وغیرہ کی وجہ سے ﴿2﴾ بے کار گفتگو ۔ لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ بے فائدہ گفتگو نہ کرے، بلکہ اِسے مُفید (یعنی فائدے والی) بات ہی کرنی چاہیے، خواہ دنیا کے فائدے کی ہو یا آخرت کے فائدے کی ﴿3﴾ فضول خرچی کرنا۔ یعنی یہ بھی جہالت کی نشانی ہے کہ مال ایسی جگہ لگائے جہاں پر کوئی اَجر یا فائدہ حاصل نہ ہو ﴿4﴾ ہر کسی کے پاس راز کی بات کہتا پھرے ﴿5﴾ ہر کسی پر بھروسا کر بیٹھے ﴿6﴾ دوست و دشمن میں فرق نہ کر پائے یعنی مُناسب تو یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست (یعنی نیک لوگوں) کو پہچان کر اُن جیسے اعمال کرے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلے اور دشمن کو (یعنی بُرے لوگوں کو) پہچان کر اُن سے بچنے کی کوشش

کرے اور یقیناً انسان کا پہلا دشمن تو شیطان ہے لہٰذا کسی بات میں بھی شیطان کا کہنا نہ مانے (اور ہر طرح کے گناہ سے بچے)۔(تنبیہ الغافلین، ص115 ملخصًا)

فالتو باتوں کے چار لَرزَہ خیز نقصانات

حضرتِ امام ابو حامِد محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان چار وُجوہات (REASONS) سے فضول باتوں کی مَذمّت (یعنی بُرائی بیان) فرمائی ہے: ﴿1﴾ فضول باتیں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے، عزّت والے فرشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شرم کرے اور انہیں فضول باتیں لکھنے کی زَحمت (یعنی تکلیف) نہ دے۔ اللہ پاک پارہ 26 سُورَۃُ قٓ آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنز العرفان: وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے۔

﴿2﴾ یہ بات اچھی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہو ﴿3﴾ اللہ پاک کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہو گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سناؤ! اب قِیامت کی خوف ناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بَرَہْنہ (بَ۔رَہْ۔نہ۔ یعنی بے لباس) ہو گا، سخت پیاسا ہو گا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہو گی، جنت میں جانے سے روک دیا گیا ہو گا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہو گی، غور تو کیجئے! ایسے تکلیف دہ حالات میں فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ پڑھ کر سنانا کس قدر پریشان کُن ہو گا! (حساب لگائیے اگر روزانہ صرف 15 مِنَٹ بھی فضول باتیں کی ہیں اور اگر ہر ماہ کے 30 دن فرض کر لیں تو ایک مہینے کے ساڑھے سات گھنٹے ہوئے اور ایک سال کے 90 گھنٹے، بِالفرض کسی نے پچاس سال تک روزانہ اَوسطاً (یعنی

15(AVERAGE منٹ فضول گفتگو کی تو187 دن 12 گھنٹے ہوئے یعنی چھ ماہ سے زائد، تو غور فرمایئے! قیامت کا ہولناک دن جس میں سورج صرف ایک مِیل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا یعنی سخت ترین گرمی ہو گی، ایسی ہوش رُبا (یعنی ہوش اُڑا دینے والی) گرمی میں مُسَلسَل بِلاوَقفہ (CONTINUOUSLY) چھ ماہ تک کون "اعمال نامہ" پڑھ کر سنا سکے گا! یہ تو50 برس کی عمر ہونے کی صورت میں صرف یومیہ (یعنی DAILY) پندرہ منٹ کی فضول بولنے کا حساب ہے۔ ہمارے تو بسا اوقات کئی کئی گھنٹے دوستوں کے ساتھ "فضول گپ شپ" میں گزر جاتے ہیں، گناہوں بھری باتیں اور دیگر بُرائیاں اس کے علاوہ)

﴿4﴾ بروزِ قیامت بندے کو فضول باتوں پر مَلامَت (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کی جائے گی اور اُس کو شَرمِندہ کیا جائے گا، بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا اور وہ اللہ پاک کے سامنے شرم وندامت سے پانی پانی ہو جائے گا۔ (منہاج العابدین، ص67)

ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا ۔۔۔ اللہ! زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص93)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خاموشی سیکھو

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عَبدُاللہ رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے: خاموشی سیکھو پھر حِلْم (یعنی نرمی وبرداشت) سیکھو پھر علم سیکھو پھر اُس پر عمل سیکھو پھر علم (سکھاؤ اور) پھیلاؤ۔

(شعب الایمان، 2/288، قول نمبر: 1791)

عبادت کی شروعات خاموشی سے

حضرتِ امام سُفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "عبادت کا اوّل (یعنی شروعات) خاموشی ہے، پھر علم حاصل کرنا، اس کے بعد اسے یاد کرنا، پھر اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا۔"

(تاریخ بغداد، 6/6)

خاموشی عبادت کی چابی ہے

حضرتِ امام سفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں: ”زیادہ خاموشی عبادت کی چابی ہے۔“ (الصمت مع موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 7/255، قول نمبر:436)

پانچ بہترین نصیحتیں

تابعی بزرگ حضرت امام مُجاہِد رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ (صحابی ابنِ صحابی) حضرت سیِّدُنا عَبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ پانچ چیزیں مجھے سواری کے لئے تیار بہترین سیاہ (یعنی BLACK) گھوڑوں سے زیادہ پیاری ہیں: ﴿1﴾ بے فائدہ گفتگو مت کرو کیونکہ یہ فضول ہے اور مجھے تمہارے گناہ (بھری باتوں) میں جا پڑنے کا خوف ہے اور فائدہ مند گفتگو بھی بے موقع نہ کرو کیونکہ کئی فائدہ مند گفتگو کرنے والے بھی بے موقع فائدے والی باتیں کرکے مَشَقَّت (یعنی تکلیف) میں پڑ جاتے ہیں۔ ﴿2﴾ کسی حَلیم وبُرُدبار (یعنی قوّتِ برداشت رکھنے والے آدمی سے) اور (کسی) بے عقل وبے وقوف شخص سے بحث مت کرو کیونکہ بُردبار (قوّتِ برداشت رکھنے والا ناراض ہو کر ہو سکتا ہے) تم سے دل میں بُغض رکھ لے اور بے وُقوف تم کو (اُلٹی سیدھی باتیں کرکے) تمہیں اَذِیّت (یعنی تکلیف) پہنچائے گا۔ ﴿3﴾ اپنے بھائی کا ذکر اس کی پیٹھ پیچھے (بھی) اُسی طرح کرو جس طرح کا ذکر تم اُس کی طرف سے اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان باتوں میں اس کو مُعاف کر دو جن کے بارے میں تم چاہتے ہو کہ وہ تمہیں مُعاف کر دے۔ ﴿4﴾ اپنے بھائی کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کرے۔ ﴿5﴾ اس شخص کی طرح عمل کرو جسے یقین ہو کہ نیکی پر اسے (اچھا بدلہ) دیا جائے گا اور گناہ پر اس کی پکڑ ہو گی۔ (احیاء العلوم (اردو)، 3/344)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خاموشی کی فضیلت پر چار فرامینِ مصطفےٰ

﴿1﴾ مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو چُپ رہا اُس نے نجات پائی۔ (ترمذی،4/225،حدیث:2509)

شَرحِ حدیث: یعنی خاموشی نجات کا سبب ہے مگر بھلائی کی بات کرنا، اچھائی کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور ذکر واَذکار اور تلاوتِ قرآن پر ہمیشگی کرنا، خاموش رہنے سے بہتر ہے۔ (الاستذکار،7/372) حضرتِ علّامہ مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی شرح کے مطابق حدیثِ پاک کے یہ معنٰی بنتے ہیں: (مَنْ صَمَتَ) عَنِ النُّطْقِ بِالشَّرِّ (نَجَا) یعنی ”جو خاموش رہا (بُری بات کہنے سے) اس نے نجات پائی۔“ (التیسیر،2/428) ﴿2﴾ اَلصَّمْتُ سَیِّدُ الْاَخْلَاقِ یعنی خاموشی اَخلاق کی سردار ہے۔ (الفردوس،2/417،حدیث:3850) ﴿3﴾ اَلصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَةِ یعنی خاموشی اعلیٰ دَرَجے کی عبادت ہے۔ (الفردوس،2/417،حدیث:3849) شرحِ حدیث: یعنی خاموشی عبادات کی بہترین اَقسام (KINDS) میں سے ہے، کیونکہ اکثر خطائیں زبان سے جاری ہوتی ہیں۔ (سراجِ منیر شرحِ جامع صغیر،3/279) ﴿4﴾ اَلصَّمْتُ زَیْنٌ لِّلْعَالِمِ، وَسِتْرٌ لِّلْجَاهِلِ یعنی خاموشی عالم کے لیے زِینت اور جاہل کے لیے پردہ ہے۔ (جامع صغیر، ص318، حدیث:5159)

ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”خاموشی پر قائم رہنا ساٹھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“ (شعب الایمان،4/245،حدیث:4953)

شرحِ حدیث: مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے معنٰی یوں بیان فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی شخص ساٹھ (60) سال عبادت کرے مگر زیادہ باتیں بھی کرے، اچھی بری بات میں فرق نہ کرے اِس سے یہ بہتر ہے کہ تھوڑی دیر خاموش رہے کیونکہ خاموشی میں

(آخرت کی) فکر بھی ہوئی، اِصلاحِ نفس بھی، مَعارِف و حَقائق میں اِستِغراق (یعنی یادِ الٰہی میں ڈوب جانا) بھی، ذِکرِ خَفی (یعنی دل کے ذکر) کے سمندر میں غوطہ لگانا بھی، مُراقبَہ (یعنی سب چیزوں کو چھوڑ کر اللہ پاک کے خیال میں ڈوب جانا) بھی۔(مرآت، 6/361)

بھلائی کی بات کرو یا چُپ رہو

کاش! بخاری شریف کی یہ حدیثِ پاک ہمارے ذِہن و دماغ میں اچھی طرح جَم جائے، جس میں یہ بھی ہے: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ "جو اللہ و قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔"

(بخاری، 4/105، حدیث:6018)

آقا طویل خاموشی والے تھے

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم طویل خاموشی والے تھے۔(شرح السنۃ، 7/45، حدیث:3589) حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے معنٰی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خاموشی سے مراد ہے دنیاوی کلام (یعنی دنیوی باتوں) سے خاموشی ورنہ حضورِ اقدس (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی زَبان شریف اللہ پاک کے ذِکر میں تَر رہتی تھی، لوگوں سے بِلا ضرورت کلام (یعنی گفتگو) نہیں فرماتے تھے۔ یہ ذِکر ہے جائز کلام (یعنی جائز بات چیت) کا، ناجائز کلام تو عمر بھر زَبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ساری عمر شریف میں ایک بار بھی زَبان مبارک پر نہ آئے۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سراپا حق ہیں پھر آپ تک باطِل کی رسائی (یعنی پہنچ) کیسے ہو۔

(مرآت، 8/81)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net